سٹرابیری کی پیداواری ٹیکنالوجی

سٹرابیری ایک نہایت دیدہ زیب اور نفیس پھل ہے۔ جس میں وٹامن سی کی کافی مقدار موجود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ نمکیات اور معدنیات پائے جاتے ہیں۔ سٹرابیری کو تازہ پھل کے علاوہ آئس کریم، کیک، جیلی اور دیگر مصنوعات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پودا

سٹرابیری کا پودا چھوٹا سا ہوتا ہے۔ جس کی اونچائی تقریباً 30-35 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ یہ دائمی پودا ہے۔ اس کے پتے سبز اور کنارے دانے دار ہوتے ہیں۔ جڑیں زمین میں 30-40 سینٹی میٹر گہرائی میں چلی جاتی ہے۔

کاشت کے علاقے

پاکستان میں سٹرابیری کی جنگلی خودرو اقسام مری، ہزارہ، گلگت، کاغان اور باقی شمالی علاقہ جات میں پائی جاتی ہیں۔ یہ پھل ملک کے مختلف علاقوں یعنی لاہور، سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، اسلام آباد، اٹک، ہزارہ اور پشاور میں کاشت کیا جاتا ہے۔ وادی سوات اس کی کاشت کے لئے موزوں علاقہ ہے۔ جبکہ بلوچستان کے کئی حصوں میں بھی اس کی کاشت کامیابی سے ہوتی ہے۔

آب وہوا

معتدل آب وہوا والے علاقے اس کی کاشت کے لئے بہت موزوں ہیں۔ جب پھول نکل آئیں تو اس کے لئے کہر اور بارش نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔

زمین

یہ پودا تقریباً ہر قسم کی زرخیز اور قابل کاشت زمین میں اگایا جاسکتا ہے۔ افزائش نسل کے لئے نرسری کی زمین اگر ریتلی ہو تو زیر بچے زیادہ مقدار میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اچھی زرخیز اور تیزابی اثر رکھنے والی زمین اس کے لئے کامیاب ترین ہے۔

زمین کی تیاری

کاشت سے قبل زمین کو اچھی طرح تیار کر لینا چاہیے۔ 15-25 ٹن فی ایکڑ گوبر کی اچھی طرح گلی سڑی کھاد ملا کر کئی بار ہل چلانا چاہیے۔ کمزور زمینوں میں امونیم سلفیٹ 400 کلوگرام فی ایکڑ، سپر فاسفیٹ 240 کلوگرام فی ایکڑ اور پوٹاشیم سلفیٹ 120 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کر کے زیادہ پیداوار لی جاسکتی ہے۔ نیز زمین کو تیار کرتے وقت اس کی ڈھلوان کا خیال رکھنا چاہیے۔ تاکہ بارشوں میں پانی کھڑا نہ ہوسکے۔

کھاد کا استعمال

جب پودے بڑھوتری کے دنوں میں ہوں تو ان کو ایک گرام یوریا کھاد فی لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کرنے سے بڑھوتری پر اچھے اثرات پڑتے ہیں۔ سپرے سے پودا مکمل طور پر بھیگ جانا چاہیے۔

طریقہ کاشت و موسم

سٹرابیری کو مختلف طریقوں سے کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کے پودے گملوں میں بھی لگائے جاتے ہیں لیکن تجارتی پیمانے پر اس کی کاشت کے لئے پٹریاں بنائی جاتی ہیں جن کی اونچائی 30 سینٹی میٹر اور چوڑائی 60-70 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ پٹری سے پٹری کا فاصلہ 30-35 سینٹی میٹر اور پودوں کی قطار سے قطار کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہونا چاہیئے۔ پودے ایک دوسرے کے سامنے نہیں لگانے چاہئیں بلکہ Alternate کاشت کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ انفرادی قطاروں میں بھی اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ نرسری میں پودوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ رکھنا چاہیے۔ تا کہ زیر بچوں کو پھلنے پھولنے کے لئے زیادہ جگہ مل سکے۔ پاکستان میں آب و ہوا اور حالات کے لحاظ سے موسم سرما کی کاشت ہی موزوں ہے۔ نرسری سے اکتوبر' نومبر میں پودے اکھاڑ کر انہیں نومبر' دسمبر میں تیار شدہ زمین میں لگانا چاہیے۔ پودوں کو منتخب کرتے وقت صحت مند ساق رواں (Runners) کا چناؤ کرنا چاہیے۔ پودا لگانے سے پہلے اس کے فالتو پتے اور جڑیں کاٹ دینی چاہئیں۔ کاشت سے پہلے ساق رواں کو کولڈ سٹوریج میں 2-6 ڈگری سینٹی گریڈ پر 15-20 دن تک رکھنے سے پودوں کو مطلوبہ ٹھنڈک کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ کولڈ سٹوریج میں رکھنے سے پہلے پودوں کو پھپھوندی کش دوا لگانی چاہیے۔ اس کے لئے Dithane, Benlate وغیرہ موزوں ہیں۔

آبپاشی

پودوں کو لگاتے وقت پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ کاشت کے وقت پودوں کو کسی ٹھنڈی جگہ یا گیلی بوری یا پانی میں رکھنا چاہیے۔ تا کہ جڑیں سوکھ نہ جائیں۔ پودے لگانے کے فوراً بعد ان کو پانی دینا چاہیے۔ بڑھوتری کے دوران پانی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ پہلے 10-15 دنوں تک اگر موسم گرم ہو تو روزانہ مناسب پانی لگانا چاہیے۔ پھل کے موسم میں پھل اتارنے کے بعد پانی دینے سے پھل کا سائز بڑا ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ آبپاشی ضرورت کے مطابق کرنی چاہیئے۔ اگر موسم گرم ہو تو آبپاشی کے دوران وقفہ کم کر دینا چاہیے۔ بالیدگی کے لئے 7-10 دن بعد کھلا پانی لگانا چاہیے۔ بہت گرم دنوں میں ہر دوسرے دن پانی لگانے سے پودے جھلساؤ سے محفوظ رہتے ہیں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

جڑی بوٹیوں سے سٹرابیری کے پودے کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا پودوں کے اردگرد گوڈی کر کے جڑی بوٹیوں کو صاف کرتے رہنا چاہیے۔ گوڈی سے نہ صرف پودے کے اردگرد کی زمین صاف ہو جاتی ہے بلکہ زمین کی Aeration بھی ہو جاتی ہے۔ جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے بوٹی مار ادویات کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔

فصل کی برداشت

اگر موسم موزوں رہے تو میدانی علاقوں میں سٹرابیری کے پودے فروری کے آخر یا مارچ کے پہلے ہفتے میں پھول دینا شروع کر دیتے ہیں۔ پھولوں کی بارآوری ہوا اور کیڑوں سے ہوتی ہے لہٰذا تجارتی پیمانے پر بارآوری کے لئے شہد کی مکھیوں کے چھتے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھول سے پھل بننے تک تقریباً 30 دن لگتے ہیں لیکن اس کا انحصار موسمی حالات پر ہے۔ پھول کھلنے کے دنوں میں بارش اور خصوصاً ژالہ باری بہت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے اس سے بچنے کے لئے پلاسٹک کی ٹنل (Tunnel) استعمال کی جا سکتی ہے۔

پھل جب اپنا اصلی رنگ پوری طرح پکڑ لے تو اس کو برداشت کر لینا چاہیے۔ پھل اتارنے کے دنوں میں آبپاشی سے مناسب سائز کا پھل حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن زیادہ پانی دینے اور پانی کھڑا رہنے سے پھل گل سڑ جاتے ہیں، پھل کے آس پاس پانی کھڑا نہیں رہنا چاہیے۔

پھل اتارنے کی احتیاطی تدابیر

1- پھل ہاتھوں سے توڑنا چاہیے۔ پھل کے ساتھ تقریباً ایک انچ سے زیادہ ڈنڈی نہیں ہونی چاہیے۔
2- پھل صبح سویرے توڑ کر چھاؤں میں رکھ دینا چاہیے اور گل سڑ جانے والے پھل توڑ کر علیحدہ رکھ دینے چاہئیں۔
3- پھل اتارتے وقت پودے کے چاروں طرف دیکھنا چاہیے کہ کوئی پکا ہوا پھل اتارنے سے رہ نہ جائے۔
4- پھل کو پلاسٹک یا کسی دوسری ٹوکری میں احتیاط سے منڈی تک پہنچانا چاہیے۔ اور ایک ٹوکرے یا کریٹ میں زیادہ پھل نہیں ڈالنا چاہیے۔ اس سے نچلے پھل دب جانے سے زخمی ہو جاتے ہیں۔

اقسام

یوں تو سٹرابیری کی کئی اقسام ہیں لیکن ہمارے ہاں موسم کی مناسبت سے بہتر پیداوار دینے والی اقسام چانڈلر، ٹورو، پوکاھونٹس، تفلس، کروز، ڈگلس اور پیجیرو ہیں۔ ان میں ڈگلس، پیجیرو اور چانڈلر اقسام کا پھل سائز کے اعتبار سے دوسری اقسام کی نسبت بڑا ہوتا ہے اور میٹھا بھی زیادہ ہوتا ہے۔

نرسری اور پودوں کا حصول

صحت مند اور تندرست زیر بچے حاصل کرنے کے لئے پہاڑی علاقوں میں نرسری لگانی چاہیے۔ پہاڑی علاقوں میں افزائش نسل کے لئے موسم سازگار رہتا ہے اور پودے کی ٹھنڈک کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی ہے۔ زیر بچے سوات میں واقع نرسریوں یا کاشتکاروں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

کیڑے مکوڑے اور بیماریاں

سٹرابیری کے پودوں پر رس چوسنے والے کیڑوں (تیلا اور جوئیں) کا حملہ ہوتا ہے۔ جس سے پودے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ کیڑوں کے علاوہ سفید پھپھوندی اور پھل کا گلنا سڑنا اس کی عام بیماری ہے' اس سے پھل کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔ ان سے بچاؤ کے لئے میلاتھیان (Malathion) اور بینلیٹ (Benlate) کا سپرے ضروری ہے۔

محققین:
خالد محمود قریشی ، افتخار احمد

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی وتوسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں/زرعی ماہرین کی سالہا سال کی تحقیقات وتجربات سے ماخوذ ہیں۔